SAREER A KHAMA
TAFHEEM RESEARCH CENTRE
Category Y
ISSN Online: 3005-947X
ISSN Print: 3005-9461
Vol: 05, Issue 01 (Jan-March 2026)

اسلام اور انسانی خدمت: غیر جانبداری کا فکری و اخلاقی مطالعہ

Islam and Humanitarian Service: An Ethical and Intellectual Study of Impartiality

Dr. Zia Ud Din, Assistant Professor in Islamic Studies, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat, (PI)Email: zia@uswat.edu.pk
Dr. Muhammad Adil, Lecturer, Department of Islamic Studies, Bacha Khan University, Charsadda. Email: adilfareedi@bkuc.edu.pk
Dr. Javeed Khan, Assistant Professor in Islamic Studies, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat, Corresponding Author, Email: javedkhan@uswat.edu.pk

Abstract:

In an era marked by armed conflicts, socio-political unrest, and recurrent humanitarian crises, the principle of impartiality has become a cornerstone of contemporary humanitarian practice. International humanitarian institutions—such as the Red Cross and Red Crescent Movement—emphasize assistance based solely on human need, irrespective of color, race, gender, ideology, religion or any other affiliation. without discrimination on the basis of race, religion, ideology, or political affiliation. This article examines the concept of impartial humanitarian action through the normative and ethical lens of Islamic law. Drawing upon the Qur'ān, Prophetic traditions, the practice of the Rightly Guided Caliphs, and classical juristic discourse, the study demonstrates that Islam establishes a robust moral framework that not only recognizes universal human dignity but also mandates non-discriminatory benevolence toward all individuals, including non-Muslims, adversaries, and vulnerable populations. Through textual analysis and historical case studies—such as the Prophet's(S.A.W) assistance to needy non-Muslims and the equitable treatment of prisoners—the research highlights that impartiality is deeply embedded in Islamic humanitarian ethics. The article further explores points of convergence and divergence between modern humanitarian principles and Islamic jurisprudence, identifying areas where Islamic norms offer supplementary moral grounding or expanded ethical obligations. The findings suggest that Islamic legal and ethical teachings provide strong support for impartial humanitarian engagement and can contribute

meaningfully to contemporary humanitarian discourse. The study concludes with policy-oriented recommendations aimed at enhancing the effectiveness, neutrality, and inclusivity of humanitarian operations in Muslim-majority contexts.

Keywords: *Impartiality, Islamic Jurisprudence, Non-discriminatory Assistance, Humanitarian Ethics*

1.0: تعارف

ماضیٔ قریب میں انسانیت نے کئی قسم کی آفات کا سامنا کیا، اس کے ساتھ کئی ممالک اور گروہوں کے درمیان مسلح تصادم بھی مسلسل جاری ہے، جس کے نتیجے میں عوام کی ایک بڑی تعداد براہ راست متاثر ہو رہی ہے۔ اس صورتحال میں بہت سی فلاحی ورفاہی تنظیمیں انتہائی تندہی کے ساتھ امدادی کاروائیوں کے لئے میدانِ عمل میں موجود ہیں، لیکن پھر بھی یہ اقدامات نقصان کے مقابلے میں کافی کم ہیں۔ اس لئے پوری انسانیت اور خصوصاً فلاحی اداروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ متاثرہ افراد کی بحالی کے لئے تمام ممکنہ اقدامات اٹھائیں۔ موجودہ حالات میں فلاحی تنظیموں اور مخیر حضرات کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ رنگ و نسل اور مذہب و قومیت سے صرفِ نظر کر کے بلا تفریق پوری انسانیت کی خدمت کریں کیونکہ انسانی خدمات میں غیر جانبداری روح کی حیثیت رکھتی ہے۔

موجودہ زمانے میں دنیا نے ایک گلوبل ولیج کی شکل اختیار کر لی ہے اس لئے انسانی خدمات میں غیر جانبداری کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ لہٰذا اس بات کو عوامی سطح پر اجاگر کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ وبائی حالات یا جنگی تباہ کاریوں سے متاثر ہر انسان کی مدد اور بحالی یقینی بنائی جاسکے، چاہے وہ جس بھی قومیت، زبان، مذہب یا علاقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ غیر جانبدارانہ انسانی خدمات یقینی بنانے کے لئے ایک مکمل طریقہ کار طے کرنا اور لائحہ عمل بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اسی ضروت کو پیش نظر رکھ زیر نظر تحقیقی مقالہ میں انسانی خدمات میں غیر جانبداری کا شرعی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا جائے گا۔

یہ آرٹیکل چار حصوں پر مشتمل ہے، پہلے حصے میں ریڈ کراس اور ریڈ کریسنٹ کے مطابق غیر جانبداری کا مفہوم جاننے کی کوشش کی جائے گی، دوسرے حصے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں اسلامی خدمات میں غیر جانبداری کی ضرورت و اہمیت پر بحث کی جائے گی، تیسرے حصے میں غیر جانبدارانہ خدمات کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں اور ان کے حل پر بحث کی جائے گی، جبکہ آخری حصہ نتائج و تجاویز پر مشتمل ہو گا۔

2.0: غیر جانبداری کا مفہوم

موجودہ دور میں غیر جانبدارانہ خدمات کے حوالے سے ریڈ کراس ایک بڑا نام ہے، جو عالمی اور علاقائی سطح پر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ Impartiality یعنی "غیر جانبداری" ریڈ کراس کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔ آئی سی آر سی (ICRC) نے اپنی مطبوعات میں انسانی خدمات میں "غیر جانبداری" سے مراد وہ اصولی طرزِ عمل لیتا ہے جس کے تحت کسی بھی فرد یا گروہ کے ساتھ قومیت، نسل، مذہبی عقائد، سماجی حیثیت یا سیاسی نظریات کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیاز نہیں برتا جاتا۔ اس اصول کی رو سے انسانی تکالیف کے ازالے میں فیصلہ کن معیار محض ضرورت ہوتی ہے، اور امداد و توجہ کا رخ سب سے زیادہ شدید اور فوری نوعیت کی مصیبتوں کی جانب رکھا جاتا ہے[i]۔

مذکورہ غیر جانبداری تین متعلقہ تصورات پر مشتمل ہے؛ عدم امتیاز، تناسب و ترجیح اور غیر جانبداری وہ بنیادی اصول ہیں جن پر انسانی خدمت کی عمارت استوار ہوتی ہے۔ عدمِ امتیاز سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی مدد کرتے وقت ان کے مذہبی عقائد، جلد کے

رنگ، سیاسی نظریات، علاقائی پس منظر یا معاشی حیثیت کو کسی بھی طور پیشِ نظر نہ رکھا جائے، بلکہ ہر فرد کو محض اس کے انسان ہونے کی بنیاد پر قابلِ احترام اور مستحقِ امداد سمجھا جائے۔ تناسب و ترجیح کا اصول اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ خواہ معاملہ زخمیوں کے علاج کا ہو یا خوراک کی تقسیم کا، امدادی وسائل اس انداز سے استعمال کیے جائیں کہ سب سے زیادہ ضرورت مند افراد کو سب سے پہلے مدد پہنچے۔ اسی طرح غیر جانبداری کا تقاضا یہ ہے کہ تمام فیصلے صرف ضرورت کی بنیاد پر کیے جائیں اور ان میں ذاتی رجحانات، جذبات یا شخصی مصلحتوں کو کوئی دخل حاصل نہ ہو[ii]۔

اقوام متحدہ کے ادارہ جنرل اسمبلی کے قرارداد نمبر 46/182 اور 58/114 میں بھی غیر جانبدارانہ انسانی خدمات کے اصول ذکر کر کے، اسے یقینی بنانے پر زور دیا گیا: انسانی امداد کی فراہمی اس انداز سے ہونی چاہیے کہ وہ انسانیت، غیر جانبداری اور عدمِ جانب داری کے بنیادی اصولوں کے عین مطابق ہو[iii]۔

اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ انسانی خدمات میں غیر جانبداری سے مراد یہ ہے کہ ہر قسم کی نسلی، سیاسی، قومی، لسانی اور مذہبی امتیازات و تفریقات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے زیادہ ضرورت مند کو پہلے امداد فراہم کی جائے۔

3.0: اسلامی تعلیمات میں غیر جانبداری کا تصور

شریعتِ اسلامی میں جا بجا ایسی ہدایات موجود ہیں، جو غیر جانبدارانہ انسانی خدمات کی ترغیب دلاتی ہیں۔ قرآن کریم، احادیث مبارکہ، سیرت طیبہ اور سیرت صحابہؓ میں اس کے بہت سے دلائل موجود ہیں:

3.1: انسانی خدمات میں غیر جانبداری کے متعلق قرآنی ہدایات

3.1.1: وحدت

اسلام وحدتِ انسانی کی تعلیم دیتا ہے جو بنیادی انسانی حقوق میں انسانوں کی برابری کو محکم و مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ میں مختلف مقامات پر انسانیت کو ایک برادری قرار دیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ"[iv]

پورے قرآن کریم میں وطنی و نسلی قیودات سے ہٹ کر تمام انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کا منشا ایک ایسے عالمگیر نظریہ کا فروغ ہے جو بنی نوع انسان کو وحدت سے آشنا کرے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر جب اس وقت کے مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع منعقد ہوا، جس میں رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر خطبہ دیتے ہوئے، اس تفسیر آیت گویا تفسیر فرمائی کہ اے لوگو! آپ سب کا خدا ایک ہے اور باپ بھی ایک ہے[v]۔

مزید یہ کہ شریعت نے اس انسانی وحدت کی مضبوطی اور پائیداری کے لئے بھی احکامات دی ہیں، جن میں سب سے مؤثر باہم غمخواری اور مؤاسات ہے اور یہی غیر جانبداری کا وہ تصور ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔

3.1.2: تکریم انسانیت

اسلام ہر قسم کے امتیازات سے بالاتر ہو کر تمام انسانوں کو انسانیت کے اعلیٰ مرتبے پر براجمان کرتا ہے، اور انسان کی حیثیت سے ان کی عزت و تکریم، قدر و وقار اور بنیادی حقوق کا مکمل احترام کرتا ہے:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"[vi]

اسی طرح ایک حدیث قدسی میں بھی انسانیت بلکہ تمام مخلوقات کی تکریم اور ان سے حسن سلوک کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے کنبے یعنی مخلوق کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرے[vii]۔

انسانی خدمات میں غیر جانبداری تب ہی ممکن ہے، جب بنی نوع انسان کی عزت و تکریم کا جذبہ دل میں موجود ہو، قرآن و حدیث میں اسی کی ہدایت دی گئی ہیں، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔

3.1.3: نفع رساں امت

قرآن کریم میں امتِ مسلمہ کو بہترین امت کہا گیا ہے اور بہترین امت قرار دیئے جانے کی وجہ بلا تفریق و امتیاز انسانیت کے لئے نفع رساں ہونا ہے[viii]۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر ایک سو دس کی وضاحت میں مفسرین فرماتے ہیں:

"أظهرت لاجلهم ومصلحتهم ونفعهم"[ix]

ترجمہ: ان (لوگوں) کی مصلحت اور نفع کے لئے ظاہر کئے گئے ہو۔

بالفاظِ دیگر امت مسلمہ کو ان کی ذمہ داری یاد دلائی گئی ہے کہ تمہارا ظہور قومیت، رنگ، نسل، زبان اور مذہب کی تفریق کئے بغیر پوری انسانیت کو نفع پہنچانے کے لئے کیا گیا ہے۔

3.1.4: امداد و تعاون میں امتیاز کی نفی

سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہے:

"لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ "[x]

سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

"كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَرْضَخُوا لِأَنْسَابِهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَسَأَلُوا فَرَخَّصَ لَهُمْ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ"[xi]

مذکورہ بالا آیت میں یہ اصول سمجھایا گیا کہ مدد و تعاون کے وقت مذہبی و دینی امتیاز سے قطع نظر محض ضرورت و حاجت کو دیکھا جائے گا۔ اس اصول کو مدنظر رکھ کر چاہے کسی کی بھی مدد کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف اجر و ثواب کا باعث بنے گا۔

3.1.5: قیدیوں سے بلا تفریق حسن سلوک

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے قیدیوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنے والوں کو صالحین میں شمار کیا ہے:

"وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا "[xii]

سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں:

"الْأَسِيرُ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يَكُونُ فِي أيديهم"[xiii]

یہاں خاص طور پر مشرک قیدیوں کو کھانے کھلانے اور حسن سلوک کا تذکرہ ہوا ہے، کیونکہ اس وقت مشرکین ہی مسلمانوں کی قید میں ہوتے۔ یہ آیت خصوصاً قیدیوں کی رہائی، ان کو بنیادی حقوق کی فراہمی اور ان سے حسنِ سلوک کے ضمن میں امتیاز و تفریق نہ کرنے کی ایک واضح دلیل ہے۔

3.1.5: انسانی خدمات میں مذہبی امتیاز کی نفی

سورۃ الممتحنۃ میں کافروں کے ساتھ مدد واعانت کے لئے ایک قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ انکے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا اور ان کے ساتھ تعاون کرنا جائز ہے، سوائے ان کافروں کے جو مسلمانوں کو دینی و دنیوی نقصان پہنچاتے ہیں، فرمانِ خداوندی ہے:

"لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ"[xiv]

یہاں پر علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ ان کو اپنے اموال میں بطور ہدیہ کچھ دو۔[xv]

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شرعاً اہل حرب کے علاوہ باقی غیر مسلموں سے ہر طرح کا جانی ومالی تعاون جائز بلکہ مستحسن ہے۔ لہٰذا جب قرآن کریم نے واضح طور پر انسانی ہمدردی میں دین و مذہب کے امتیاز کا لحاظ نہیں کیا، تو دیگر امتیازات کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔

3.2: انسانی خدمات میں غیر جانبداری کے متعلق احادیث مبارکہ

احادیث مبارکہ میں جابجا غیر جانبدارانہ انسانی خدمات کی ترغیب دی گئی ہیں، جس کو یہاں پر بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔

3.2.1: بہترین لوگ

حدیث مبارک میں لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے والے کو بہترین قرار دیا گیا:

"خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ"[xvi]

اس حدیث مبارک میں کسی قید کے بغیر محض انسانیت کی خدمت اور انہیں نفع پہنچانے کی فضیلت بیان کی گئی، جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ انسانی خدمات میں ہر قسم کی تفریق و امتیاز کو بالائے طاق رکھ کر تمام انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کام کیا جائے۔

3.2.2: تمام مذاہب کے ماننے والوں پر صدقہ

اسلام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں صدقہ وخیرات کی ترغیب دیتا ہے اور ساتھ ساتھ یہ زریں ہدایت بھی جاری کرتا ہے کہ صدقہ دیتے وقت انسان کے عقیدہ کی بجائے اس کی ضرورت وحاجت کو دیکھا جائے۔ سعید ابن جبیرؒ روایت کرتے ہیں کہ انصار مدینہ کی بنو قریظہ اور بنو نضیر کے ساتھ رشتہ داریاں تھیں، وہ مسلمان ہونے کے بعد ان کو صدقات دینے سے پرہیز کرتے تھے، لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مشروعیت نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تَصَدَّقُوا عَلَى أَهْلِ الْأَدْيَانِ"[xvii]

اس حدیث مبارک میں بتایا گیا کہ تعاون و امداد کرتے وقت تمام امتیازات کو پس پشت ڈال کر جو زیادہ ضرورت مند ہو، سب سے پہلے اس کی مدد کی جائے، چاہے وہ کسی بھی مذہب و عقیدہ کا ماننے والا ہو۔

3.2.3: ہر مصیبت زدہ کی مدد و اعانت

احادیث مبارکہ میں ہر مصیبت زدہ کی مدد کرنے کی ترغیب آئی ہے، جیسے مسند البزار میں سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے:

"مَنْ أَغَاثَ مَلْهُوفًا كَتَبَ اللهُ لَهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ مَغْفِرَةً، وَاحِدَةٌ فِيهَا صَلَاحُ أَمْرِهِ كُلِّهِ، وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ لَهُ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"[xviii]

اس حدیث مبارک میں ہر مصیبت زدہ کے ساتھ مدد کی فضیلت بیان کی گئی، جس میں کسی طرح کی کوئی تفریق روا نہیں رکھی گئی، چاہے کسی بھی قومیت، رنگ، نسل اور مذہب کا ہو۔

3.2.4: رحمتِ عامہ

رسول اللہ ﷺ بہت کثرت سے مخلوق پر رحمت و شفقت کی ترغیب دیتے تھے، تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ ہم تو اپنے بیوی بچوں سے رحمت کا معاملہ کرتے ہیں، پھر آپ کیوں مسلسل حکم دیتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إنما أريد الرحمة بالكافة"[xix]

ثابت ہوا کہ رحمت کا معاملہ محض رشتہ داروں یا اپنی قوم اور مذہب کے لوگوں سے نہیں کیا جائے گا، بلکہ تمام انسانیت سے رحمت و شفقت سے پیش آنے اور ان کی دستگیری و تعاون کا حکم ہے۔

3.3: انسانی خدمات میں غیر جانبداری کے متعلق سیرت طیبہ کی تعلیمات

رسول اللہ ﷺ تمام مخلوقات کے لئے رحمت تھے۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے ایک ایک واقعہ میں آپ کی اسی صفت کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ خصوصاً مصیبت زدہ افراد کے ساتھ مدد کی آپ نہ صرف ترغیب دیتے بلکہ خود دوسروں سے بڑھ کر ان کی مدد و اعانت فرماتے۔ آپ ﷺ کی رحمت صرف اپنوں تک محدود نہ تھی بلکہ دشمن بھی آپ کے در سے خالی ہاتھ نہ جاتے۔ احادیث مبارکہ اور سیرت طیبہ کی کتب میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں جیسے کہ:

3.3.1: زمانۂ قحط میں قریش کی مدد و اعانت

جامع بخاری میں روایت ہے کہ آپؐ کے سب سے بدترین دشمن قریش مکہ قحط سالی کا شکار ہوگئے اور حالت یوں ہوئی کہ لوگ ہڈیاں اور مردار چیزیں کھانے لگے۔ قریش کا وفد ابو سفیان کی سرکردگی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ ؐ رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں، لہٰذا اپنی قوم کے لیے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان پر آسانی فرمائے تو رسول کریمؐ نے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے بارش نازل فرمائی۔[xx]

بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں سے 500 دینار چندہ کیا اور اسے سیدنا حاطب بن ابی بلتعہؓ کے ہاتھوں ابوسفیان اور صفوان بن امیہ کے پاس بھجوا کر غلہ خریدنے اور قحط زدہ لوگوں میں تقسیم کرنے کا کہا[xxi]۔

3.3.2: اہل یمامہ سے قریش کی سفارش

ثمامہ بن اثال نے جب اسلام قبول کیا تو بیت اللہ کی زیارت و طواف کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے گئے۔ قریش نے ان سے بد سلوکی کی۔ ثمامہ نے بد سلوکی کے جواب میں کہا کہ جب تک رسول اکرم ﷺ اجازت نہیں دیں گے تمہارا پاس یمامہ سے غلہ کی معمولی مقدار بھی نہیں آئے گی۔[xxii]

یمامہ سے غلہ کی آمد بند ہوگئی تو اہل مکہ غذائی قلت کا شکار ہوگئے۔ قریش نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت ثمامہ سے بندش ختم کرنے کی سفارش کے لئے درخواست کی۔ آپ ﷺ کی سفارش پر ثمامہؓ نے غذائی اشیاء کی مکہ ترسیل بحال کردی[xxiii]۔

مندرجہ بالا دونوں واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ مصیبت زدہ کی قوم، رنگ، نسل و مذہب دیکھے بغیر محض انسانیت کی ہمدردی کی بناء پر اس کی ممکنہ حد تک مدد کرنی چاہیئے۔

3.3.3: ایک مغنیہ عورت کی مدد

مکہ مکرمہ میں سارہ نام کی ایک گانے والی عورت تھی۔ غزوہ بدر میں سردارن قریش کے قتل کے بعد اس کے سننے والے نہ رہے تو فقروفاقہ نے آلیا۔ مجبور ہو کر مدینہ منورہ کا سفر کرکے رسول اللہ ﷺ سے مدد کی درخواست کی آپ ﷺ نے غلے اور کپڑوں کی ایک بڑی مقدار کے ساتھ اس کی مدد کی[xxiv]۔

مذکورہ عورت آپ ﷺ کے بدترین دشمنوں کے پاس سے آئی تھی، مزید یہ کہ گانا گانے والی تھی، لیکن جب اس کو مدد کی ضرورت پڑی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی خاندانی وابستگی اور پیشہ دیکھے بغیر اس کی بھرپور مدد کی۔

3.3.4: جانی دشمنوں کو پانی تک رسائی دینا

غزوہ بدر کے موقع پر مسلمانوں نے ایک ایسی جگہ پڑاؤ ڈالا، جہاں پانی نہیں تھا، لیکن جنگ سے پہلے تیز بارش ہوئی تو مسلمانوں نے چھوٹے چھوٹے حوض بنا کر اپنی ضروریات کے لئے پانی محفوظ کرلیا۔ اس موقع پر کفار کو پانی کی ضرورت پیش آئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو مسلمانوں کے بنائے گئے حوضوں سے پانی لے جانے کی اجازت دے دی[xxv]۔

اہل مکہ آپ کے جانی دشمن تھے اور آپ ﷺ کے خلاف جنگ لڑنے آئے تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ پانی ہر جاندار کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس لئے جب اہل مکہ کو پانی کی شدید ضرورت پیش آئی، تب آپ ﷺ نے ان کے عقیدہ و عمل کی پرواہ نہیں کی اور انہیں پانی لے جانے کی اجازت دی۔

3.4: انسانی خدمات میں غیر جانبداری کے متعلق صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل

3.4.1: سیدنا عثمانؓ کا تمام اہل مدینہ کے لئے کنواں وقف کرنا

مدینہ منورہ کے رہائشیوں کو درپیش مسائل میں ایک بڑا مسئلہ پینے کے پانی کا تھا۔ مدینہ منورہ میں رومہ نامی میٹھے پانی کا ایک کنواں تھا، جس کا مالک پانی قیمتاً بیچتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو اس کنویں کو خرید کر وقف کرنے کی ترغیب دلائی۔ اس وقت سیدنا عثمانؓ کی مالی حالت مستحکم تھی، لہذا انہوں نے وہ کنواں خرید کر تمام اہل مدینہ اور مسافروں کے لئے وقف کردیا۔ سنن الترمذی میں سیدنا عثمانؓ کی روایت ہے:

"أَنَّ رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ"[xxvi]

سیدنا عثمانؓ نے بئر رومہ کو کسی ایک قبیلہ، قومیت یا مذہب والوں کے لئے وقف کیا نہیں بلکہ پانی کی قلت کا سامنا مدینہ منورہ کے تمام رہائشیوں کو تھا، اس لئے آپ نے اہل مدینہ اور باہر سے آنے والے مختلف قومیتوں، قبائل اور مذاہب کے لوگوں کے لئے بلا امتیاز اس کنویں کا پانی وقف کر دیا۔

3.4.2: سیدنا عثمانؓ کا قحط سالی کے وقت غلہ مفت تقسیم کرنا

سیدنا ابو بکرؓ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ اور مضافات قحط سالی کا شکار ہو گئے، غلہ مکمل طور پر ناپید ہو گیا۔ اسی عرصہ میں سیدنا عثمانؓ کا غذائی اشیاء سے لدے سو (100) اونٹوں پر مشتمل قافلہ مدینہ منورہ پہنچا۔ مختلف تاجروں نے آپ کو غلہ کی کئی گنا قیمت ادا کرنے کی پیشکش کی، لیکن سیدنا عثمانؓ نے وہ تمام کا تمام غلہ اہلِ مدینہ میں مفت تقسیم کر دیا[xxvii]۔ سیدنا عثمانؓ نے اس موقع پر جب اہل مدینہ غذائی قلت کا شکار تھے، اپنا تمام غلہ بغیر کسی معاوضہ کے بلا تفریق ان پر تقسیم کر دیا۔

4.0: غیر جانبدارانہ انسانی خدمات میں درپیش مشکلات

انسانی خدمات میں غیر جانبداری جتنی اہم ہے، اتنا ہی اس کو عمل میں لانا مشکل کام ہے۔ لہٰذا مکمل منصوبہ بندی کے بعد ہی غیر جانبدارانہ خدمات ممکن ہو سکتی ہیں۔ غیر جانبداری درج ذیل امور کی وجہ سے متاثر ہوتی ہے۔

4.1: مقامی کارکنوں سے خدمات لینا

عالمی یا قومی سطح کی تنظیمیں جب مقامی کارکنوں سے امدادی کاروائیوں میں مدد لیتی ہیں، تو وہ رشتہ داروں، دوستوں اور تعلق داروں کو نظر انداز نہیں کر سکتے، لہٰذا مکمل غیر جانبداری ممکن نہیں ہوتی۔ اگرچہ اس کا ایک فائدہ بھی ہے کہ مقامی کارکنوں کی مدد سے ضرورت مندوں تک امداد کی رسائی بہ نسبت غیر مقامی کارکنوں کے زیادہ بہتر طریقے سے ہوتی ہے۔

4.2: حکومتی اثر و رسوخ

حکومتی اثر و رسوخ بھی غیر جانبدارانہ خدمات کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔ حکومتیں انسانی خدمات سے زیادہ اپنے سیاسی مفادات کو ترجیح دیتی ہے، جو غیر جانبداری کو متاثر کرتی ہے۔ اگرچہ حکومتی تعاون کے بغیر امدادی کاروئیاں ناممکن ہیں اور ڈیٹا کی دستیابی اور سیکورٹی کی فراہمی میں فلاحی ادارے حکومتوں کی رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔

4.3: رفاہی تنظیموں کے درمیان مقابلہ بازی

فلاحی و رفاہی تنظیموں کے درمیان فنڈز کے حصول کے لئے مقابلہ بازی انسانی خدمات میں غیر جانبداری کو متاثر کرتی ہے۔ اگرچہ مقابلہ بازی ایک حد تک امدادی کاروائیوں میں بہتری کا سبب بنتی ہے، لیکن جب یہ مقابلہ فنڈ ریزنگ اور مارکیٹ شئیر تک آتی ہے، تو غیر جانبدارانہ خدمات کو متاثر کرتی ہے۔

4.4: امداد دینے والوں کی اثر اندازی

فلاحی ورفاہی اداروں کا زیادہ تر انحصار طاقتور ممالک، کاروباری اداروں اور شخصیات پر ہوتا ہے اور ان کے سیاسی وفوجی مفادات بعض اوقات امدادی کاروائیوں میں غیر جانبداری پر کافی بُرے اثرات کا سبب بنتے ہیں[xxviii]۔ اگرچہ فلاحی ادارے انہی کے دم سے چلتے ہیں۔

5.0: غیر جانبداری کیسے ممکن بنائی جائے؟

رفاہی اداروں کے لئے غیر جانبداری انتہائی ناگزیر ہے، کیونکہ اس کے بغیر فلاحی کام مکمل بے روح ہوں گے، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امدادی کاروائیوں میں غیر جانبداری کیسے ممکن بنائی جائے؟

5.1: ریڈ کراس اور ریڈ کریسنٹ کا ضابطۂ اخلاق

غیر جانبدارانہ خدمات کو ممکن بنانے کے حوالے سے ریڈ کراس اور ریڈ کریسنٹ کی طرف آفات کے وقت انسانی خدمات کے لئے جاری کردہ ضابطۂ اخلاق ایک بہترین حل ہے۔ جس میں فلاحی ورفاہی اداروں کے ساتھ ساتھ حکومتوں اور امداد دینے والوں کو بھی غیر جانبدارانہ خدمات یقینی بنانے اور اس کی راہ میں رکاوٹ نہ بننے کے لئے ہدایات دی گئی ہیں، اس ضابطۂ اخلاق کے چند نکات یہاں بطور تجویز ذکر کی جاتی ہیں:

5.1.1: فلاحی اور رفاہی اداروں کے لئے ہدایات

امدادی کاروائیوں میں قومیت، لسانیت، مذہب، فرقہ، سیاسی وابستگی سمیت ہر قسم کی تفریق و امتیاز کو بالائے طاق رکھا جائے گا اور سب سے پہلے زیادہ ضرورت مند کو مدد فراہم کی جائے گی۔

اسی طرح امداد کو سیاسی، مذہبی یا دیگر مفادات کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی امدادی کاروائیوں کو کسی حکومت کے مفادات کے تحفظ کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

5.1.2: آفات سے متاثرہ حکومتوں کے لئے ہدایات

حکومتوں پر لازم ہے کہ اپنے جغرافیائی حدود کے اندر متاثرہ علاقوں میں کام کرنے والے فلاحی اداروں کو مکمل آزادی کے ساتھ کام کرنے دیں اور امدادی کاروائیوں میں ان کو ہر ممکن تعاون فراہم کریں[xxix]۔

5.1.3: مالی مدد فراہم کرنے والوں کے لئے ہدایات

فلاحی اداروں کو فنڈز فراہم کرنے والے اداروں، شخصیات اور حکومتوں پر بھی یہ لازم ہے کہ فلاحی تنظیموں کی کاروائیوں پر اثر انداز نہ ہوں اور اپنے ماتحت اداروں کو بھی پابند بنائیں کہ ان تنظیموں کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں۔

5.2: انسانی خدمات میں غیر جانبداری کے لئے مزید تجاویز

غیر جانبدارانہ انسانی خدمات یقینی بنانے کے لئے ذیل میں مزید چند تجاویز دی جاتی ہیں:

5.2.1: کارکنوں کی تربیت

فلاحی اداروں کے کارکنوں کو انسانی ہمدردی، مصیبت زدہ افراد کی مدد کے حوالے سے اسلامی اور اخلاقی تعلیمات سے روشناس کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو امدادی کاروائیوں کی عملی تربیت دی جائے۔

5.2.2: مقامی کارکنوں کی نگرانی

اسی طرح عالمی یا قومی سطح کے فلاحی ادارے مقامی کارکنوں کو مکمل خود مختار نہ بنائیں بلکہ ان کی نگرانی کا نظام بنائیں، تو اقربا پروری وغیرہ سے بچ کر مکمل غیر جانبداری یقینی بنائی جاسکتی ہے۔

5.2.3: متاثرہ اور امداد دہندہ حکومتوں کا اثر ورسوخ کم کرنا

جیسا کہ اوپر نشاندہی کی جاچکی ہے کہ حکومت چاہے آفات وجنگ سے متاثرہ ہو یا فنڈز فراہم کرنے والی، دونوں ہی امدادی کاروائیوں پر اثر انداز ہو کر غیر جانبدارانہ خدمات میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں، اس لئے اس غرض کے لئے حکومتوں کا اثر ورسوخ کم سے کم کرنے کے لئے لائحہ عمل تشکیل دیا جائے۔

5.2.4: فلاحی اداروں میں مقابلہ کی بجائے باہمی اشتراک قائم کرنا

فلاحی ورفاہی اداروں کی مقابلہ بازی بعض اوقات غیر جانبدارانہ انسانی خدمات کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ امدادی کاروائیوں کے وقت فیلڈ میں کام کرنے والی تنظیمیں باہمی اشتراک کے لئے لائحہ عمل بنائیں، تو یہ غیر جانبداری میں مزید بہتری لانے کا بھی سبب بنے گی۔

6.0: نتائج

- انسانی خدمات میں غیر جانبداری روح کی حیثیت رکھتی ہے۔
- ریڈ کراس اور ریڈ کریسنٹ کے نزدیک غیر جانبداری کا مفہوم یہ ہے کہ ہر قسم نسلی، لسانی، مذہبی، سیاسی اور قومی امتیازات کو بالائے طاق رکھ کر سب سے پہلے زیادہ ضرورت مند کی مدد کی جائے۔
- شریعتِ اسلامی خصوصاً رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ بھی انسانی خدمات میں غیر جانبداری کا درس دیتی ہے۔
- انسانی خدمات میں غیر جانبداری جتنی اہم ہے، اتنا ہی اس کو عملی شکل میں لانا مشکل ہے۔
- غیر جانبدارانہ امدادی کاروائیاں یقینی بنانے کا بہترین حل رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ اور اس حوالے سے اسلامی تعلیمات کا عام کرنا ہے، جبکہ موجودہ زمانے میں ریڈ کراس اور ریڈ کریسنٹ کا ضابطۂ اخلاق بہت معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

---

i The Fundamental Principles of the Red Cross and Red Crescent, ICRC Publication,1996,P 5

ii Ibid,P 3

iii United Nations , Resolution No: 46/182

iv سورۃ الاعراف، 7 : 189

v احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، مسند الانصار (القاہرۃ، دارالحدیث، 1995ء)، رقم:23489

vi سورۃ بنی اسرائیل، 17 : 70

vii البزار، احمد بن عمرو، مسند البزار (المدینۃ المنورۃ: مکتبۃ العلوم والحکم، 2009ء)، رقم:6947

viii ابو السعود، محمد بن محمد بن مصطفیٰ، ارشاد العقل السلیم (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ت ن)، 2 : 70

ix الخلوتی، اسمٰعیل بن مصطفیٰ الاستانبولی، روح البیان (بیروت: دارالفکر، ت ن)، 2: 78

x سورۃ البقرۃ، 2: 272

xi ابن کثیر، اسمٰعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم (بیروت، دار طیبۃ، 1999ء)، 1: 703

xii سورۃ الانسان، 76: 8، 9

xiii القرطبی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن (القاہرۃ، دار الکتب المصریۃ، 1964ء)، 19 : 129

xiv سورۃ الممتحنۃ، 60 : 8

xv القرطبی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن (القاہرۃ، دار الکتب المصریۃ، 1964ء)، 18 : 59

xvi ابن سلامۃ، محمد بن سلامۃ بن جعفر، مسند الشہاب (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 1986ء)، رقم:1234

xvii ابن ابی شیبہ، ابو بکر بن ابی شیبۃ، المصنف (الریاض، مکتبۃ الرشد، 1999ء)، رقم:10398

xviii البزار، احمد بن عمرو، مسند البزار (المدینۃ المنورۃ: مکتبۃ العلوم والحکم، 2009ء)، رقم:7470

xix ابو زہرۃ، محمد بن احمد، خاتم النبیین ﷺ (القاہرۃ، دار الفکر العربی، 2005ء)، 1: 193

xx ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری (بیروت، دار المعرفۃ، 1379ھ)، 2: 511

xxi ابو زہرۃ، محمد بن احمد، المجتمع الانسانی فی ظل الاسلام (السعودیۃ دار السعودیۃ للنشر والتوزیع، 1981ء)، 58

xxii البخاری، محمد بن اسمٰعیل، صحیح البخاری، کتاب المغازی (بیروت، دار ابن کثیر، 2018ء)، رقم:4372

xxiii ابن ہشام، عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ (مصر: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی، 1955ء)، 2 : 639

xxiv الصالحی، محمد بن یوسف، سبل الہدیٰ والرشاد (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1993ء)، 5 : 225

xxv کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، سیرت المصطفیٰ ﷺ (کراچی، الطاف اینڈ سنز، 2005ء)، 1: 540

xxvi الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، (بیروت، دار الفکر، 2010ء) رقم:3699

xxvii الآجری، ابو بکر محمد بن الحسین، الشریعۃ (الریاض، دار الوطن، 1999ء)، 4 : 2012

xxviii Martin Quack, Based on need alone? Impartiality in humanitarian action (Berlin and Freiburg, July 2018),P90-92

xxix Code of conduct for ICRC, Red Crescent Movement & NGO's in disaster relief, P 1-8